الحمداللہ یہ تفسیر القران کورس کا مبارک سلسلہ ہے جو اپنے آخری درسوں میں شامل ہو چکا ہے

سورۃ المزمل

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً o نِّصْفَہٗٓ اَوِنْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً o اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْ تِیْلاً طo

بیس آیتیں دو رکوع اس سورۃ کے ہیں **مکی سورۃ ہے** اور یہ جو سورۃ ہے یہ سورۃ جو ہے بالکل ابتدائے اسلام کی ہے ابھی سلام کا آغاز ہوا تھا ابھی ابتدا ہوئی تھی سورۃ یہ ان دونوں کا معاملہ ہے سورۃ قلم کی پہلی پانچ آیتوں کے بعد جو غار حرا میں حضور علیہ السلام پر اتری تھی سورۃ قلم **اقراء باسمی ربی خلق** پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا ان پانچ آیتوں کے بعد جو سورۃ نازل ہوئی وہ یہ سورۃ ہے حضور پر جب وہ پانچ آیتیں اتری تھی تو آقا علیہ السلام جو ہیں ان پانچ آیتوں کو لے کر گھر واپس آئے حضرت خدیجہ ؓ سے فرمایا تھا کہ **ذنبلونی مجھے** کمبل دے دو مجھے کمبل دے دو تو حضرت خدیجہ پوچھنے لگی کیونکہ حضور کو سردی لگ رہی تھی اور عرب میں سردی کا نام ونشان نہیں ہے سردی کا کوئی معاملہ وہاں نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ وہاں گرمی کی شدت بہت زیادہ ہے کہ سردی کا کوئی سلسلہ نہیں ہے اس کے باوجود **آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مجھے سردی لگ رہی ہے تو یہ فیض کی ایک علامت ہوتی ہے** جب آپ کو سہی فیض نصیب ہوگا تو انشاء اللہ اس کو آپ بھی سہی فیل کریں گے جسم میں سردی کی لہریں دوڑتی ہیں ٹھنڈ لگتی ہے ایسا ہی حضور علیہ السلام کیساتھ ہوا آپ نے گھر آ کر یہی فرمایا

مجھے کمبل دے دو **ذنبلونی** کے الفاظ آپ کی زبان سے ادا ہوئے

حضور علیہ السلام ابھی کمبل لپیٹ کر ابھی بیٹھے ہی ہیں کہ اس سورۃ کی پہلی آیتیں نازل ہوئی۔

آیت نمبر 1-4

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ

اے کمبل اوڑھنے والے پہلی آیتیں اتر آئیں ابھی آپ نے کمبل لپیٹا ہی ہے کہ پہلی آیتوں کو نزول ہوا اے کمبل اوڑھنے والے اے چادر لپیٹنے والے آغاز ہوتا ہے سورۃ کا

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً نِّصْفَہٗٓ اَوِنْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْ تِیْلاً ط اے چادر لپیٹنے والے **یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ**

اے چادر لپیٹنے والے **قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً** رات کو نماز کے لیے تھوڑا قیام فرمایا کیجیے **نِّصْفَہٗٓ اَوِنْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلاً** آدھی رات میں یا اس سے بھی تھوڑا کم کرلیا کریں **اَوْزِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْ تِیْلاً** یا تھوڑا سا بڑھا لیا کریں اور قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو یہ چار آیتیں ہیں۔

پہلا خطاب جو ہے المزمل اپنے نام خواتین بھی رکھتی ہیں اور مرد بھی رکھتے ہیں

مزمل عربی کا معنی ہے جس کے معنی ہیں **چادر اوڑھنے والے** ایک تو اس سے **ظاہری معنی** مراد ہیں کیونکہ حضور جب آئے تھے وہ پانچ آیتیں لے کر پانچ آیتیں آتے ہی مجھے **ذنبلونی** کہا چادر دے دو چادر دے دو اس کو اللہ نے قرآن کی آیت بنایا اے چادر اوڑھنے والے ایک تو ظاہری معنی ہے یہ بھی ٹھیک ہے۔

بزرگوں نے اس کے باطنی معنی بھی بیان کیے ہیں

ایک معنی یہ ہے **اے کپڑے پہن کر میری عبادت کے لیے تیار ہونے والے** یہ بھی ایک معنی ہے جو اس کا باطنی ہے کیونکہ آپ گھر آئے اور آپ نے تیاری پکڑ لی کہ

میں اب گھر جا کر اس نیکی کی دعوت کولوگوں کو بتاؤں گا **الْمُزَّمِّل** ۔کپڑے پہن کر عبادت کے لیے تیار ہونے والے یہ بھی مراد ہے اسی طرح عربی میں **زَمِّل** جو ہے اس کا ایک معنی بوجھ بھی ہے وزن بوجھ بھی معنی ہے عربی میں اس کا مطلب یہ بھی ہے تو سے بنا **یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّل اے نبوت کا بوجھ اٹھانے والے** کیونکہ نبی ہو گئے تھے نا آپ نبوت مل گئی تھی وہاں غار حرا میں اللہ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ اے نبوت کا بوجھ اٹھانے والے اس سے یہ بھی ایک معنی مراد ہیں۔

جو مجھے پسند آیا ہے معنی وہ ہمارے ہی سلسلے کے اعلی بزرگ ہیں۔

حضرت یعقوب چرخیؒ آپ کا نام بڑا واضح ہے حضرت یعقوب چرخیؒ اپنی تفسیر میں اس کا جو معنی بیان کرتے ہیں وہ میری جو اپنی باطنی حالت ہے اس کیساتھ بہت میچ کرتی ہے آپ **فرماتے ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اے رسالت کا خوبصورت لباس پہننے والے مزمل سے مراد یہ ہے اے نبوت کا خوبصورت لباس پہننے والے** آپ یہ فرما رہے ہیں کہ اللہ اصل میں یہ بیان کر رہا ہے تو یہ میں نے ۔**الْمُزَّمِّل** کے چند معنی بیان کیے ہیں یہ آپ کے ذہن میں رہنے چاہیے پھر ایک بھی اور اس کا معنی ہے جب قرآن آپ پڑھتے ہیں نا قرآن پاک کے پہلے مخاطب عرب تھے اور عربوں کے لیے یہ پہلی کتاب اتری ہے باقی تو بعد میں دنیا نے اس کو پڑھا ہے **لیکن یہ پہلے کس پر اترا ہے**؟؟

عربوں پر اترا ہے تو اللہ نے عربوں کی بہت زیادہ ذہنی حالت کو اس کے اندر بیان کیا ہے عربوں میں یہ حالت ہوتی تھی وہ جس شخص کو جس حالت میں دیکھتے تھے وہ اس کا وہی نام رکھ دیتے تھے

مثلاً

حضور علیہ السلام ایک دن تشریف لائے تو آپ نے دیکھا حضرت ابو ہریرہ کو جن کا اصل نام غلباً عبداللہ ہے ابو ہریرہ بڑے مشہور حضور علیہ السلام کے صحابی ہیں ہریرہ ہرا سے ہے جس طرح غار حرا ہے اس میں پیٹ والا ح ہے یہ غار حرا نہیں ہے دوسرا ہرا کھول ح والا اس کا مطلب ہوتا ہے بلی تو آپ کو بلیوں سے بڑی محبت تھی جس جگہ آپ بیٹھے ہوئے تھے حضور علیہ السلا جب آئے تو پانچ دس بلیاں آپ کے اِرگرد تھی کوئی گود میں تھی کوئی کندھے پر تھی کوئی آپ کے ہاتھ پر تھی کوئی ساتھ بیٹھی ہوئی تھی بلیوں سے بڑی محبت تھی اور بلیاں بھی آپ کے قریب رہا کرتی تھی تو حضور نے دور سے دیکھ کر فرمایا

اوابو ہریرہ او بلیوں کے باپ ہریرہ جمع کا سرا استعمال کیا بلیوں کے باپ ابو ہریرہ وہ اتنا مشہور ہوا کہ لوگ آپ کا اصل نام بھول گئے اور آپ کو ابو ہریرہ ہی کہنا شروع کر دیا جس حالت میں دیکھا اسی حالت میں کہہ دیا اسی طرح حضور علیہ السلام حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ زمین پر لیٹے ہوئے ہیں کچی زمین پر لیٹنا آپ کو بڑا پسند تھا تو زمین پر لیٹ جاتے تھے تو دیکھا جب آئے تو حضرت علیؓ زمین پر لیٹے ہوئے تھے کچی زمین پر یا ابوتراب او مٹی کے باپ تو وہ آپ کا لقب بن گیا ابوتراب حضرت علی کو علمی حلقوں میں ابوتراب کہا جاتا ہے مٹی کا باپ اور اسی طرح حضرت حضیفہؓ آپ سو رہے تھے اسی اسنا میں جب حضور تشریف لائے آپ نے جب ان کو سوئے ہوئے دیکھا تو فرمایا کم یا نعمان کھڑے ہو جاؤ اے سونے والے نام نہیں لیا کہا اے سونے والے اس طرح جو بھی دیکھتے بیان کر دیتے یہ عربوں میں عادت تھی تو اللہ نے اسی عادت کے پیش نظر کہا اے چادر اوڑھنے والے **یٰۤاَیُّهَا**

الْمُزَّمِّل اے چادر اوڑھنے والے ایک تو یہ میں نے ابھی مراد بیان کر دی عربوں کا قاعدہ بھی اس میں پیش نظر رکھا گیا ہے جو اس لفظ کے پیچھے ہے پھر ایک اور بڑا اس میں **خوبصورت نقطہ** ہے وہ یہ ہے کہ **جو شخص محبوب ہوتا ہے نا جس کے ساتھ پیار ہتا ہے نا اس کی ہر ایک ادا ہی محبوب ہوتی ہے** اس کا ہر انداز ہی اچھا لگتا ہے چاہے وہ بظاہر کچھ بھی کرے وہ پانی پیئے وہ کھانا کھائے وہ لیٹے وہ جاگے وہ سوئے وہ کپڑے پہنے وہ جو اچھا لگتا ہے وہ محبوب کی ادا ہے حضور نے کمبل لیا اللہ کو حضور کمبل میں بھی بڑے پیارے لگے تو اللہ نے اسی انداز کو بیان کر دیا۔

محبوب کی ہر ایک ادا ہی محبوب ہوتی ہے محبوب کا ہر انداز ہی اچھا لگتا ہے اللہ نے اپنے نبی کو جس حالت میں دیکھا اسی حالت میں بیان کر دیا اب اس میں جو میں بہت زیا

دہ چاہتا ہوں توجہ ہونی چاہیے کہ جب حضور ﷺ کو یہ لفظ کہہ کر بلایا گیا ہے **یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ** آپ غور کریں پورے قرآن میں سوائے ایک موقع پر بلکہ وہاں بھی نہیں کسی جگہ بھی اللہ سے حضور کا نام نہیں لیا یہ بھی ایک بہت بریک محبت کا نقطہ ہے نام لے کر نہیں بلایا کسی جگہ حضور کی خصوصیات بیان کی ہیں جو ان میں خوبیاں ہیں جو ان کے اچھے انداز ہیں ان کو بیان کیا ہے۔

رحمت العالمین کہا مبشر کہا نذیر کہا الم نشرح کہا حضور کے نام نہیں بلکہ آپ کی خوبیوں کیساتھ اللہ نے نبی کو بلایا یہ حضور کا ایسا وصف ہے جو کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا اللہ نے جتنی نبیوں کے نام لیے ہیں ان کے ناموں سے یا نوح یا عیسیٰ یا موسیٰ یا ابراہیم یا آدم لیکن حضور کو نام کیساتھ نہیں بلایا جس طرح کوئی بہت پیارا بچہ ہوتا ہے تو اس کا ایک پیارا سا نام رکھ دیتے ہیں چاند اس سے اس کو بلاتے ہیں خوبصورت سا نام رکھ کر محبت زیادہ ہو جائے جب اور دوسرا یہ بھی ہوتا ہے **بزرگوں کا ادب ہے کہ بزرگوں کے نام کیساتھ نہیں بلکہ القابات کے ساتھ ان کو بلایا جائے** حضرت صاحب علامہ صاحب پیر صاحب شیخ و مرشد نام نہ لیا جائے بلکہ ان کی جو خوبیاں ہیں جو ان کے اللہ کے ہاں درجے ہیں ان سے یاد کیا جائے ابوالبیان (سبحان اللہ) مجدد الف ثانی یہ آپ کا نام تو نہیں تھا یہ تو آپ کا لقب ہے امت نے دیا ہے نام آپ کا شیخ احمد ہے مجدد الف ثانی کہتے ہیں لوگ تو یہ بھی ایک ادب کا معاملہ ہوتا ہے بزرگوں کے نام نہیں لیتے بلکہ ان کے درجوں سے جو اللہ کے ہاں انہوں نے برکتیں لی ہیں ان ناموں سے مراد ہے تو اللہ نے یہ بھی ادب اپنے نبی کا قرآن میں ملحوظ رکھا ہے اور قرآن پڑھنے والوں کو یہ بتایا کہ دیکھو میں بھی نام نہیں لے رہا ان کی خوبیوں سے ان کو یاد کرتا ہوں اب جب یہ کہا **یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ** تو **یٰٓاَیُّهَا** جو ہے میں اس پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں جو ہے یہ حاضر کا سرا ہے حاضر ہم نماز میں بھی کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی یہی ہے **یٰٓاَیُّهَا** یہاں بھی ہے تو یہ حاضر present کا سرا ہے موجود ہے اللہ اپنے نبی کو قرآن میں حاضر سے یاد کرتا ہے اس سے پتہ چلا کہ حضور آج بھی موجود ہیں آپ کی ذات کریمہ آج بھی جلوہ گر ہے تمہیں نظر آتے ہیں نہیں آتے تمہاری آنکھوں کا قصور ہے تمہارے معاملات ہیں نہیں تو آقا علیہ السلام کی ذات آج بھی اسی طرح **یٰٓاَیُّهَا** کے لفظ سے ثابت ہوا کہ حضور present ہیں (اللہ) چادر اوڑھنا جو ہے **بزرگوں کی سنت ہے اور یہ تمام نبیوں کا طریقہ ہے** ہر نبی نے اس پر عمل کیا ہے حضور بھی چادر لیتے تھے اور آپ کالے رنگ کی یمین چادر بڑی پسند فرماتے کالے رنگ کی چادر آپ لیا کرتے تھے اور بعض اس میں پریشان ہوتے ہیں کہ جی کالا رنگ جی یہ تو شعیوں کا رنگ ہے کالا رنگ جی یہ تو منحوست کا رنگ ہے یہ فضول باتیں ہیں کعبہ شریف کا غلاف بھی کالا ہے اگر کالا رنگ برا ہوتا تو کعبے کا غلاف کیوں کالا ہے کوئی اور رنگ ہوتا رنگ میں کوئی مسئلہ نہیں ہے **وہ کالا رنگ کعبے کو دیا گیا کیوں دیا گیا کعبے کا رنگ کالا غلاف کا کیوں ہے؟؟؟**

حضور علیہ السلام کو بھی کالی چادر پسند تھی اور آپ کالی چادر استعمال کرتے لحاظہ کالے رنگ کے کپڑے پہننے میں کالے رنگ کی چادر لینے میں کوئی بھی برائی نہیں ہے اور اس طرح کی فضول لوگ جو باتیں پھیلاتے ہیں جی یہ کالا رنگ تو سی پایا آئے یہ منہوس ہوتا ہے تم جو ہے نہ پہنوں سانوں تے پان دیو لحاظہ آپ ماشاءاللہ سب یہ کالے آ بیا لیتی ہیں کوئی مسئلہ نہیں حضور علیہ السلام کو بھی کالا رنگ بڑا مرغوب تھا چادر میں اس کے اندر سرخ رنگ کی ڈوری ہوتی تھی یمن کی چادر تھی اور آپ گرم چادر استعمال کرتے تھے اور یہ بھی آپ کا عادت تھی کندھے پر اکثر رکھتے نہیں تو سر پر لیتے اور چادر کا استعمال آپ کے اکثر معمول میں ہوتا تھا آپ کے پاس ہوتی تھی یہ کہا آپ حضور کی کثرت سے عادت تھی چادر لینا تو اللہ نے اس کو بھی ذکر کیا کہ میرے نبی کی عادت ہے چادر لینا تو دیکھو مجھے کتنا پیار ہے ان کی ادا سے کہ قرآن کا حصہ بنا دیا چادر لینے والے (سبحان اللہ) قیامت تک کے لیے لوگ اس ادا کو پڑھیں گے قیامت تک کے لیے لوگ اس ادا کو یاد کریں گے میرا نبی چادر لیتا ہے ارے جس کی چادر لینے کو اللہ نہ چھوڑے اور اس کی ادا کو قرآن کے سینے پر نقش کر دے اس کی ذات سے کتنا پیار ہو گا اس کی ذات سے بڑی محبت ہو گی کہ اس کی چادر کے ذکر کو اللہ نہیں چھوڑتا۔

حکم دیا **قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ** لمبی آیت ہے لیکن اس کو توڑ دیا ہے کہا اچھا آپ اب یوں کریں آپ نے اتنا بڑا جواب منصب لے لیا ہے اتنا بڑا اکرم جو آپ نے مجھ سے لے لیا ہے تو اس کے لیے آپ یوں کریں کہ آپ رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کریں اب آپ نے نبوت لے لی ہے نبی آپ بن گئے ہیں آپ کو نبوت کا اب اعلان بھی کرنا ہے بہت کام کرنا ہے آپ نے آپ رات کی عبادت شروع کرو اس کا با قاعدہ حکم ہے حضور کو **قُمِ الَّیْلَ** اس میں واضح حکم

ہے option نہیں دی گئی کہ آپ نہ بھی کریں تو خیر ہے ضرور کھڑے ہو جائیں رات کو اب جو ہے۔ **اِلَّا قَلِیْلًا** بھی کہا تھوڑا ذرہ میں نے حکم تو دیا ہے رات کو کھڑے ہونے کا آپ نے باقاعدہ رات کو کھڑا ہونا شروع کیا اور رات کو کھڑے ہو کر آپ لمبی تلاوت کرتے آپ لمبا قیام کرتے تو حضرت **عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں دیکھا کرتی حضور ﷺ اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے** موٹے ہو جاتے سوجھ کر کھڑے رہ رہ کر پاؤں سوجھنا شروع ہو گئے یہ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ رات کو کھڑے رہتے دعا کرتے آپ تلاوت کرتے لمبی قرات کرتے یہ حضور کا طریقہ رہا ہے

وہ اللہ کا ولی نہیں ہے جو راتوں کی عبادت کے بغیر اللہ کا ولی بنا ہو رات کی جو عبادت ہے رات کی جو ریاضت ہے اس کے بغیر اللہ کا کرم تجھے ملے اس کا سوال ہی نہیں اٹھتا کیوں کہ یہی ترغیب حضور کو بھی ہوئی تھی اور حضور کی ترتیب سے ہی ولایت ہے آپ کی سنت کے اندر ہی اللہ کا قرب ہے جو حضور کی سنت کو ادا نہیں کرتا ہے اس کے لیے کوئی قرب کا معاملہ نہیں ہے۔

راتوں کی عبادتیں اللہ کا ولی بناتی ہیں راتوں کو اٹھ اٹھ کے سجدے کرنا قیام کرنا لیکن میں پھر کہہ دوں یہ ان کے لیے ہوتا ہے جن کو اللہ کوئی ذمے داری دے ذمے داری جس نے آگے دینی ہوتی ہے عوام نہیں اس میں انٹرسٹ لیتی عوام سوئی ہوتی ہے بڑی مشکل سے عشاء پڑھتے ہیں بڑی مشکل سے جان نکلتی ہے سترہ رکعتوں میں کہتے ہیں یار اتنی لمبی نماز رات کا وقت تھا اللہ کو چاہیے تھا ایک فرض ہی بڑا سی ایک رکعت ہی پڑھا کے جان چھوٹ جاتی لوگ تو اس قدر جان چھوڑاتے ہیں۔

یادرکھیے آپ جب بھی دل میں اپنی رات کی عبادت کا ذوق وشوق پائیں تو سمجھ جائیں کہ اب آپ کی زندگی میں بہت بڑا کام اللہ آپ سے لینا چاہتا ہے تبھی آپ کو ایسا ذوق دیا گیا ایسا شوق دیا گیا ہے کہ اب رات کو اٹھ کر اس کی عبادت میں مصروف ہوں **قُمِ الَّیْلَ** رات کی عبادت پہلے بھی یہ درس میں رونا رویا تھا اب لوگ رات کو تین بجے سوتے ہیں انٹرنیٹ استعمال کر کر کے جو نہی اذان کی آواز آتی ہے تو سو جاتے ہیں اٹھ کر نماز پڑھنی پڑے گی بہانہ بن جائے گا میں تو سوتا ساں لحاظہ میں نے نہیں پڑھی جان بوجھ کر تو راتوں کی عبادتیں کرنا راتوں کو عبادت کرنے کے انداز اس قدر نا پائید ہو چکے ہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں بندہ ملتا جو واقعی راتوں کو جگتا ہو اور اللہ کی عبادت میں مصروف ہوتا ہو باقاعدہ حکم دیا گیا ہو کہ آپ نے ضرور ایسا کرنا ہے۔

حضور ﷺ جب کرتے رہے اس کو تو حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور میرے پاس آئے تو آپ نے مجھ سے اجازت چاہی عائشہ مجھے اجازت دو کھو یہ رات تمہاری ہے میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن مجھے اجازت دو میں اپنے رب کی بلکہ نہیں اس سے پہلے آپ فرماتی ہیں آئے ایک رات تو میری رات کو آنکھ کھول گئی اور میں نے جس بستر پر ٹٹولا اندھیرے میں لیکن مجھے حضور نظر نہیں آئے نہ محسوس ہوئے بستر خالی تھا فوراً میری روح میرا جسم میرا دماغ جو ہے فوراً اس طرف گیا کہ آپ چپکے سے اٹھتے اور کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے لحاظہ میں سو گئی تھی تو حضور اٹھ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے آپ فرماتی ہیں میرے دل میں خیال آیا اسی میں سوچ میں ہوں کہ میں نے اپنے پاؤں توڑے سے پھیلائے اور میرا پاؤں جو ہے حضور علیہ السلام کیساتھ مَس ہو گیا اور آپ میرے پاؤں کے قریب ہی کھڑے تھے اور آپ قیام میں تلاوت فرما رہے تھے تو فرماتی ہیں آپ کا **خوبصورت جملہ ہے آپ فرماتی ہیں اللہ اکبر میں کیا سوچ رہی ہوں اور آپ کس جہاں میں ہیں**

میں کیا سوچ رہی ہوں اور آپ کس جہاں میں پہنچے ہوئے ہیں رات کو اس طرح آپ حضرت عائشہؓ کے ہجرے میں خصوصی عبادت فرماتے تھے ایک بار ایسا بھی فرمایا کہ مجھے اجازت دو میں کرنا چاہتا ہوں آپ فرماتی ہیں میں نے پھر حضور کو اجازت دی کھڑے ہو گئے اور پھر آپ نے تلاوت شروع کر دی اور اس تلاوت میں آپ اس قدر روئے کہ میں نے جو آپ کا مصلہ جو ہے وہ نچوڑ کر آنسوؤں کا پانی نکلا اتنے آنسو آپ کے بہے مجھے یوں لگا اس دن کہ حضور آج وصال کر جائیں گے رو رو کر آپ کی جان نکل جائے گی اتنا آپ مصلے پر روئے لحاظہ راتوں کا قیام پھر آپ کی عادت بن گیا لیکن چونکہ اللہ نے کہا تھا **اِلَّا قَلِیْلًا** کیونکہ تھوڑا قیام کیجیے لیکن حضور اس پر لگے رہے اللہ نے اگلی آیت پھر اتاری **نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا** آدھی رات میں کریں یا کم کر لیا کریں تھوڑا سا میرے نبی ایسا نہ کرو یہ دیکھو تمہاری صحت خراب ہو جائے گی آگے بڑے معاملات ہیں تم نے ابھی آگے ذمے داریاں کرنی ہیں کیا کر رہے ہو۔ **نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْل** آدھا وقت کھڑا ہو جائے یا کم کریں یا اور کم کرے پتہ کیا کریں اس کو بالکل کم کریں حضور کو

جب دوسرا حکم ملا حضورﷺ نے تہجد کے وقت باقاعدہ اٹھنا شروع کر دیا پھر آپ سو جاتے اور پھر آپ تہجد کے وقت اٹھتے پچھلی رات میں آپ بیدار ہوتے وضو فرماتے اور دوبارہ سے نوافل کی ادئیگی کرتے کیونکہ اللہ کا حکم آ گیا پہلے آپ پوری پوری رات میں بھی قیام میں رہا کرتے تھے اس قدر خیال ہے حضور کا دیکھو ہئی یوں نہیں اپنی صحت کا بھی تو آپ خیال کریں یہ نہیں حکم ہم نے دیا تھا کہ اب آپ اپنے پاؤں سوجھالیں ہمیں آپ بڑے عزیز ہیں آپ ہمارے نبی ہیں ہم بڑے نازک ہیں اتنا نہ آپ اپنے اوپر بوجھ ڈالیں آپ کی صحت بڑی عزیز ہے۔

اس سے پتہ چلا اللہ تعالی ایک پیغام دے رہا ہے پوری کائنات کو کہ میری عبادت میں ایسا نہ کرو کہ اپنے جسم کو تنگ کرو یہ مراد نہیں ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ جتنے بھی ہیں ایسے لوگ جو چھلے کرتے ہیں جو وظیفے کرتے ہیں جو تمہارے جسم کو تنگ کرتے ہیں جو تمہاری صحت کو خراب کر دے وہ قطعا اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہے کسی قسم کا کوئی چھلہ وظیفہ ریاضت ایسی جس میں بیمار ہونا پڑھ جائے ایسا نہیں ہے اسلام ایسا مذہب نہیں ہے ہم آپ کی صحت چاہتے ہیں اب اس کو تھوڑا کر و اس سے بھی تھوڑا کر دو۔ تو پھر حضورﷺ نے حضرت بلالؓ کی ڈیوٹی لگا دی کہ آپ نے مجھے جاگنا ہے حضور پہلے ہی بیدار ہوتے لیکن حضرت بلال تشریف لاتے حضور وضو فرماتے اور باقاعدہ پھر تہجد کے نفل جو ہیں وہ آپ ادا فرماتے (سبحان اللہ)

لحاظہ یہ بڑا اصول ہے بزرگوں کا جو میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے کہ **اپنی زندگی کو جتنی جلدی ہو سکے اس سے گزاریں جتنی جلدی ہو سکے جو ایک ایک دن ایک ایک رات آپ کی گزر رہی ہے نہ وہ واپس نہیں آنی کبھی بھی نہیں آنی اور ان راتوں کو ضائع نہ ہونے دیں لمبی راتیں سردیوں کی تو کیا ہی بات ہے ان میں تو بہت ہی وقت مل جاتا ہے سردیوں کی رات سات بجے شروع ہوتی ہے اور وہ صبح جلتی ہے جا کر پانچ چھ بجے تک بڑی لمبی رات بارہ بارہ گھنٹوں کی رات ہوتی ہے تسلی سے اس میں عبادت کا ذوق وشوق رکھا کریں خاص طور پر پچھلی رات میں جاگنا بڑا ہی اعلی معاملہ ہے۔**

کسی بزرگ کا جملہ ہے حد ہو گئی

فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ سے مال لینا چاہے صحت لینا چاہے امن وسکون لینا چاہے عمل لینا چاہے جو بھی اس کی جائز آرزو ہے لیکن وہ پچھلی رات کو اٹھ کر نہیں مانگتا سمجھ لو وہ اپنی طالب میں جھوٹا ہے جھوٹا آدمی ہے اپنی طالب میں جھوٹا ہے اس کو یہ اس کو یہ چاہیے ہی نہیں یہ جو ہے فراڈ کر رہا ہے اپنے ساتھ اگر اس کو واقعی ہی چاہیے تو یہ اللہ سے پچھلی رات میں کیوں نہیں مانگ رہا ہے یہ جھوٹ بولتا ہے ایسے ہی روتا ہے اس کو رونے دو وہ قابل ہے اس کے اس کو رونے دو پیٹنے دو ہئی جب پچھلی رات آتی ہے۔

حضور کی احادیث واضح کہ اللہ فرماتا ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا

میں پچھلی رات میں پہلے آسمان پر آجاتا ہوں اے مانگنے والے اولاد چاہیے رزق چاہیے برکت چاہیے امن چاہیے سکون چاہیے کیا چاہیے تجھے میں خود دینے آ گیا ولایت چاہیے میری معرفت چاہیے قرآن چاہیے عشق رسول چاہیے زیارت چاہیے تمہیں requirement کیا ہے میں دوں گا میں وعدہ کرتا ہوں میں تو آیا ہی دینے ہوں پہلے آسمان پر پھر قریب ترین خدا کی ذات ہر روز آتی ہے سویرے اٹھ کر تعویذ لینے بھاگ جاتا ہے تیرے تعویدوں سے کیا ہونا ہے سویرے اٹھ کر تو جو ہے فلاں بابے کے پاس چل پڑتا ہے اللہ تعالی پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے ہر رات فرماتا ہے یہ منادی ہوتی ہے اگر کبھی اللہ دو کان دے دیں نہ تو کوئی ایسا شخص نہیں جو ہے جانور حیوانات ہیں پرندے ہیں یہ سنتے ہیں اللہ کی آواز انھیں سنائی دیتی ہیں انسانوں کو نہیں سنائی دیتی اللہ اس کو چھوپا جاتا ہے باقاعدہ پوری کائنات میں اس کا اعلان کیا جاتا ہے اٹھو مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا وعدہ کروگا کامیابی چاہیے عزت چاہیے روزگار چاہیے عزت چاہیے۔

بزرگ کہتے ہیں جو ایسا نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے اپنی طالب میں اس کو اللہ سے وہ چیز نہیں چاہیے بس ویسے ہی اس کو ایک بس شوق چڑھا ہوا ہے اگر چاہیے اس وقت تو اٹھے اس وقت کتنے ایسے معاملات ہیں میری پوری زندگی اس پر گواہ ہے میں نے اس وقت اللہ سے کر کے کروالیے میرا خیال ہے ایک ہفتہ بھی بہت دیر ہے اس سے پہلے بھی بہت کام ہو جاتے ہیں اللہ وہ سارے کاموں کو پورا کر دیتا ہے جو آپ چاہتے ہیں تہجد کے وقت اٹھنے کا طریقہ تو دیکھیں آپ کتنا بڑا ہے اس اصول کو سمجھیں میں نے اشارہ کر دیا زندگی میں جب بھی کوئی ایسا موقع آئے اس بات کو پہلے اپنائیں ہاں اگر ایسے نہیں ہو رہا ہے اول تو ایسا ہوگا نہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ جب دینے پر آئے تو پھر کچھ بھی نہیں دیکھتا کوئی نیک ہے کوئی بد

ہے وضو سہی نہیں تھا سہی پڑھا نہیں اس نے نماز میں غلطی ہوگئی ہے اللہ نے دیکھنی کوئی شے نہیں اللہ نے اس وقت کو دیکھنا ہے کہ یہ اٹھ گیا ہے بس بس اس نے دیکھنا ہے کیونکہ وہ خود دینے آیا ہے وہ دینے آیا ہے اس نے تیرا منہ کب دیکھنا ہے کہ توں کس پیر کا مرید ہے توں کس کی اولاد ہے توں کس کا سیکھایا ہوا ہے اس نے کچھ نہیں دیکھنا ہے کیونکہ وہ خود کہہ رہا ہے میں دوں گا اس نے آگے یہ شرط تو لگائی نہیں ہے کہ فلاں فلاں کیٹریا پورا کرو تو دوں گا کہا نہیں بس اس وقت اٹھو اور میرے سامنے سجدے میں سر رکھو مجھ سے مانگو میں دوں گا اس اصول کو نہ لوگ ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں اور خود ناک کی لکیریں نکالنے پر تول جاتے ہیں لیکن رات کو اٹھنا ان کو قیامت سے بھی بڑا لگتا ہے (اللہ)

علامہ اقبال

کس قدر گراں تم پہ صبح کی بیداری ہے　　　　ہم سے کب پیار ہے تمہیں ہاں نیند تم سے پیاری ہے

طبع آزاد یہ قید رمضان بھاری ہے　　　　تم ہی بتاؤ کیا یہی آئین وفاداری ہے

بالکل سہی کہا نیند تمہیں پیاری ہے بالکل ٹھیک ہے لگا رہ تو پھر جب دل کرے گا دے دیں گے اٹھ تجھ سے مانگ ہم تمہیں دیں گے ضرور دیں گے بڑے بڑے زندگی کے سخت معاملے ہم تمہیں تہجد سے اٹھ کر اللہ سے حل کروا دیں گے مجھے یہ عادت تھی میں چھت پر جا کر پڑھا کرتا تھا ٹھنڈی ہوا اکیلا مولا یہ مسئلہ ہے یہ میری زندگی کا مسئلہ ہے اللہ نے رج رج کے عطا کیا کوئی شے کی کمی نہیں چھوڑی یہ بہت بڑا اصول دے رہا ہوں باقی چیزیں نہ اس کے بعد ہیں جو اللہ کے اصول ہیں نا ان کو پہلا نمبر دینا ہے ہم نے باقی ٹھیک ہے حضرت صاحب کی صحبت ہے بزرگوں کا پیار ہے نسبت ہے وہ بڑے پیارے ہیں وظیفے بھی پڑھتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں یہ وہ بعد میں جو اللہ کے اصول ہیں ان کو تو دیکھو یار ان کو تو پورا کرو بہت بڑا اصول دیا **قُمِ الَّيۡلَ اِلَّا قَلِيۡلاً** اٹھو رات کو قیام کرو رات کی عبادت کرو

عطار ہو رومی ہو کہ غزالی ہو　　کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

کوئی بھی دنیا میں عطار آیا بڑے بڑے بزرگ آئے رومی آئے غزالی آئے کسی کے ہاتھ کچھ نہیں آتا جب تک وہ صبح کا وقت تہجد کا وقت اٹھتا نہیں ہے آپ لوگ ابھی جوان ہیں آپ لوگوں کو یہ اصول سمجھ آ گیا تو زندگی آپ کی رنگ دی جائے گی برکتوں سے رحمتوں سے کرم سے اگر نہیں تو پھر ہمیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے دعا کر دو بئی کتنی کو دعائیں کریں تم کچھ خود بھی تو کرو دعا کرو وہ ہمارا مسئلہ دعا کروا اللہ سے مانگیں ہاں نہ ہو تو پوچھیں حضرت صاحب میں پڑھ رہا ہوں کام نہیں ہو رہا تو پھر وہ بتائیں گے آپ کو شائد مسئلہ کیا ہے ورنہ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اَوۡزِدۡ عَلَيۡه تھوڑا سا بڑھا دیں اب دیکھیں حضور کو تھوڑا سا آپ کے ذہن میں بھی آیا تھا مجھے تو بڑا مزہ آتا تھا پہلے کم کر دیا وقت پھر حضور کی ہی اس آپ کی اس سوچ کو۔**اَوۡزِدۡ عَلَيۡه** کہہ کر اللہ نے پھر آپ پر چھوڑ دیا تھوڑا سا زیادہ کر لو (سبحان اللہ) تھوڑا سا کر لیں **اَوۡزِدۡ عَلَيۡه** دیکھیں کتنا پیار ہے اللہ اور رسول میں کتنی محبت ہے دونوں میں کتنا ایک دوسرے کا خیال رکھا گیا ہے **اَوۡزِدۡ عَلَيۡه** اچھا آپ کا پھر جی کر رہا ہے کہ میں کچھ اور پڑھوں تو ٹھیک ہے آپ پڑھ لیں **اَوۡزِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلاً**

۔اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاک پڑھئیے اس سے مراد یہ ہے قرآن جب پڑھا جائے جس طرح دیکھیں ہم نے چار آیتیں پڑھی ہیں کتنا وقت ہو گیا ہے پونا گھنٹہ ہونے والا ہو گیا ہے تو یہ ہے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا تھوڑا تھوڑا پڑھنا اتنا ہی بڑا ہے قرآن تھوڑا تھوڑا پڑھیے رو کیے ٹھہریئے غور کیجئے اللہ نے کیا کہا اس کی حکمت کیا ہے پیچھے کیا ہے آگے کیا ہے دائیں کیا ہے بائیں کیا ہے کیا معاملہ ہے کیوں یہ آیت اتاری کیوں صفا کیا جبرائیل نے اللہ کی بارگاہ سے یہاں تک ایک شے لے کر آیا ہے دیکھوں تو سہی کیا لے کر آیا ہے بڑا سفر ہے ہے اللہ کے عرش سے زمین تک آنا آگے آپ کو مار اتحفہ دیا ہے نہیں جانے دے رہے نہیں رو کیں سنیں سمجھیں دیکھیں یہ حضور کو کہا جا رہا ہے کہ آپ نے روک روک کر قرآن پڑھنا ہے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا ہے قرآن پاک کے اس خوب صورت اصلوب کے جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ آقا علیہ السلام کو جب حکم دیا گیا ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں حضور نے بھی اپنا انداز بدلا اور آپ قرآن کی ایک آیت کو بڑی بار دہراتے تھے آپ اکثر سورۃ الفاتحہ میں ایسا کرتے تھے جب آپ پڑھتے تو بار بار آیات کو دہراتے۔

مثلاً

جب تک اس کا مزہ لینا آپ کے اندر آتا رہتا اس کو دہراتے رہتے اور ایسا کر سکتے ہیں آپ اگر آپ نماز پڑھ رہے ہوں اور کسی آیت میں لگے آپ کو بڑا مزہ آ رہا ہے عجیب سی لذت آئی ہے دہرائیں اس کو پھر واپس آئیں پھر پڑھیں اس کو پھر لگے نہیں مزہ آیا ہے اس کو پھر پڑھیں خوب اس کو گوٹا چڑھائیں تا کہ جو اس کے اندر نور ہے نہ وہ نچڑ کر آپ کے باطن میں چلا جائے تو ایسا تو کرتا کوئی نہیں ہے تو یہ کیا خوبصورت کتاب ہے جو اپنے پڑھنے کا سلیقہ بھی خودی بتا رہی ہے مجھے پڑھنا چاہتے ہو یہ ہے طریقہ **وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً** قرآن کو روک روک کر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو روکنے سے کیا مراد ہے مطلب **وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلاً** میں ادھر بیٹھتا ہوں چپ کر جاؤں نہیں اس سے مراد یہ ہے اس کے معنی اس کے مفہوم اس کی بیک گرونڈ اس کا شان نزول پیچھے **یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ** کا میں نے پورا آپریشن کیا ہے اس کے پیچھے کتنی باتیں ہیں یہ ہے روکو اب روک کر اس کے پیچھے غور کرو تو آپ اپنے اندر سے مجھے جواب دیں سوچ کر کہ لوگ قرآن کیساتھ کیا کر رہے ہیں بولو رزہ ظلم نہیں کر رہے لوگ قرآن کیساتھ بئ یہ کتاب کہہ رہی ہے کہ مجھے ایسے پڑھو آپ رگڑتے چلے جائیں اسکو آپ اس کو رگڑتے چلے جائیں وہ پھر کہہ رہی ہے نہیں ایسے نہیں ایسے پڑھو وہ پھر نہ کوئی سنے اس کو آپ پڑھتے چلے جائیں آپ پڑھتے چلے جائیں وہ پھر کہے دیکھو روکو اس کو ایسے نہیں ہے اس کو روک کے پڑھو آپ پھر نہ سنیں آپ صرف نہ سنیں بلکہ آپ کئی سالوں سے قرآن کیساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں بیس سال تیس چالیس سال ہو گئے ہیں اب ایسے ہی رگڑتے جا رہے ہیں قرآن کہہ رہا ہے نہیں ٹھہرو میرے ساتھ ایسے نہیں کرو مجھے روک روک کر پڑھو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو تمہارے پیچھے آگ لگ گئی ہے جا کر تم نے آگ بجھانی ہے کرنا کیا ہے تم نے روکو ٹھہرو میں اللہ کا کلام ہوں غور کرو کیوں آیا۔۔لیکن آپ دیکھیں قوم کی قوم بانجھ ہوگئی قرآن کی برکت سے قرآن کے رنگ نصیب نہیں ہیں پڑھتے چلے جا رہے ہیں اللہ تعالی ہدایت دے آمین اور کب یہ وتیرہ ختم ہوگا آپ لوگ ہی کریں گی انشاءاللہ آپ کریں گی انشاءاللہ آپ دیکھیں گی اس کو ایسے ہی پڑھیں گی آپ کے پیچھے کون پڑھا ہے دو آیتیں بہت ہیں دس آیتیں بہت ہیں بے شمار دس آیتوں سے پورا ہفتہ گزر سکتا ہے پڑھیں آپ تسلی سے پڑھیں نوٹ کریں اچھی سی تفسیر لائیں یہی لے لیں بیٹھے پڑھیں اس کو غور کریں کیا کر رہے ہیں تفسیر رکھیں اس کو بند کر دیں دوسری کھولیں اس کی وہی کھولیں اس میں دیکھیں اس بزرگ نے کیا کہا ہے بہت دونوں میں فرق کریں یار بہت اچھی بات ہوگئی انہوں نے یہ کہا انہوں نے یہ کہا اچھا میں ملاتی ہوں ایسا لگے گا جیسے جنت کھول گئی آپ کے لیے نئ نئ چیزیں کھولیں گی علم کے نئے خزانے کھولیں گے اتنا ہم خرچہ کرتے ہیں تین تفسیریں لے آئیں پھر ان تینوں کو ایسے پڑھیں فرق کریں ایک آیت کو وہاں وہاں سے پڑھیں ہر بزرگ کا اپنا انداز ہے سمجھنے کا طریقہ ہے اس میں دیکھیں آپ کو کون سا اچھا لگتا ہے وہ اپنا لیں۔جس طرح حضرت یعقوب چرخیؒ نے جو معنی لکھے وہ مجھے زیادہ پسند آیا **یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ** کا ترجمہ کیا تو یہ ہے قرآن کا تفسیر سے پڑھنا حکم حضور کو تھا آپ کے تو اسل سے یہ پوری کائنات کو ہے کہ تم نے جب بھی قرآن پڑھنا ہے روک روک کے پڑھنا ہے **انشاءاللہ اللہ توفیق دے دیں آمین**

آیت نمبر 5-10

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلاً ثَقِیْلاً اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَ طْأً وَّ اَقْوَمُ قِیلاً اِنَّ لَکَ فِي النَّهَارِ سَبْحاً طَوِیْلاً وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تبتِیْلاًط رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَخِذْهُ وَ کِیْلاً وَاصْبِرْ عَلیٰ مَایَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْ هُمْ هَجْرًا جَمِیْلاً

اللہ فرماتا ہے

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلاً ثَقِیْلاً

بیشک ہم جلد ہی القا کریں گے آپ پر بھاری کلام بیشک ہم جلد ہی آپ پر ایک بھاری کلام نازل کریں گے

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَ طْأً وَّ اَقْوَمُ قِیلاً

بیشک رات کا قیام کرنا نفس کو سختی سے روکتا ہے اور بات کو درست کرتا ہے

اِنَّ لَکَ فِي النَّهَارِ سَبْحاً طَوِیْلاً وَاذْکُر

یقیناً آپ کو دن میں بڑی مصروفیات ہیں

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ

اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو۔**وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبتِیْلاً** اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَخِذْهُ وَ کِیْلاً

بیشک اللہ مالک ہے مشرق کا اور مغرب کا اس کے سوا کوئی معبود نہیں بس اسی کو اپنا کارساز بنائے رکھو اسی کو اپنا وکیل بنائے رکھو

وَاصْبِرْ عَلیٰ مَایَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْ هُمْ هَجْرًا جَمِیْلاً

ان کی دل اعزار باتوں پر صبر کیجیے صبر کیجیے جو وہ کہہ رہے ہیں اور بڑی خوبصورتی سے ان سے الگ ہو جائیے

ان آیات کا تعلق بڑے اعلی مضامین کے ساتھ ہے

جیسے کہ پچھلے درس میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ اللہ نے آپ کے آرام کا بڑا خیال کیا ہے اور آپ کو رات کی عبادت کے حوالے سے گائیڈ کیا گیا ادب سیکھایا گیا حضور علیہ السلام نے خود جب ان آیات کو جب تلاوت کیا تھا اب دیکھ رہے ہیں اللہ مختلف آداب سیکھا رہا ہے اس میں اب یہ کریں اب یہ کریں اب یہ کریں تو اللہ کے ان آداب سیکھانے کو حضور نے بھی اپنی احادیث میں یوں بیان کیا ہے کہ میرے رب نے مجھے بڑے اچھے آداب سیکھائے اور بڑے خوب سیکھائے اچھے آداب سیکھائے یہ جو ادب اللہ اپنے نبی کو بتا رہا ہے سیکھا رہا ہے ہم پچھلے درس میں پڑھ چکے ہیں۔

آیت نمبر 5 میں اللہ فرما رہا ہے

بیشک ہم جلد ہی آپ پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں

قرآن پاک کے حوالے سے اللہ نے قرآن کو ایک بھاری کلام کہا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے، بہت بھاری کلام ہے قرآن پاک کی اپنی آیات اس پر گواہ ہیں قرآن خود یہ بیان کرتا ہے کہ اگر یہ کلام پہاڑوں پر اترتا تو اس کے وزن سے پہاڑ ٹوٹ جاتے ریزہ ریزہ ہو جاتے جنہوں نے پہاڑ دیکھے ہیں جب کبھی پہاڑ دیکھیں تو اس آیت کو یاد کریں کہ قرآن کا اتنا وزن ہے کہ اللہ نے قرآن کو پہاڑوں سے بھی وزنی اقرار دیا ہے لحاظہ کوئی زمین کی شے اس کو نہ اٹھا سکی دریاؤں پر اس کو پیش کیا گیا انکار کر دیا گیا ہواؤں نے اٹھانے سے انکار کر دیا گیا اور قرآن کے علوم کو جاننے والے آٹے میں نمک کے برابر ہوتے ہیں یہ اس طرح نہیں ہوگا گلیوں گلیوں میں قرآن کے علوم سنانے والے پھیل جائیں اور علاقوں علاقوں میں ہر جگہ قرآن کے علوم اس کی وجہ اس کا بڑا خاص ہونا ہے بھاری علامت تہ ایسا ہوتا تھا جب حضور علیہ السلام پر قرآن اترتا حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ اس کی وضاحت کرتی ہیں آپ **فرماتی ہیں کہ میں نے حضور کے اوپر قرآن اترتے ہوئے دیکھا ہے شدید سردی کے موسم میں بھی جب وحی آپ پر اترتی تو آپ کے ماتھے پر پسینہ ٹپک پڑھتا شدید** سردی میں بھی آپ کے ماتھے پر پسینے کے اثرات جو ہیں وہ واضح ہو جاتے جس طرح بندہ بہت کوئی وزنی شے اٹھاتا ہے تو دوری دیر میں اس کا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح آپ فرماتی ہیں آقا ﷺ کا حال ہوتا اور آپ جو ہیں قرآن کو ایسے ہی حضرت علی المرتضیٰ شیر خداؓ نے بھی اس کا اظہار کیا ہے

آپ فرماتے ہیں ایک بار ایسا موقع بن گیا میرے ساتھ حضور کا کہ آقا علیہ السلام میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں بالکل حضور ﷺ کے جسم کیساتھ جسم لگا کے بیٹھا ہوا تھا میری ذانوں جوتھی میرا گھٹنا حضور کے گھٹنے کے نیچے تھا حضور نے اپنا گھٹنا جس طرح بندہ بہت قریب ہوتا ہے ہو کر نہیں بیٹھ جاتے گھٹنا اوپر رکھ لیتے ایسے حضور ﷺ نے اپنا گھٹنا میرے گھٹنے پر رکھا ہوا تھا اسی عالم میں وحی کا نزول شروع ہوا اسی وقت وحی کا نزول شروع ہوا جو ہے اس کا اتنا وزن بن گیا **حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں** کہ مجھے یوں لگا کہ میرا گھٹنا ٹوٹ جائے گا حضور کا جسم اتنا وزنی ہو گیا بڑھتا بڑھتا اتنا وزنی ہوا میری ہمت جواب دے گئی اور میں بولنے ہی والا تھا کہ حضور میرا گھٹنا کرچی کرچی ہو جاتا ہے اپنا گھٹنا اٹھا لیجیے لیکن اس سے پہلے ہی وہ عمل مکمل ہو گیا اور میں اس تکلیف سے باہر آ گیا تو اس سے پتہ چلا کہ یہ بڑا وزنی کلام ہے اس کا وزن محسوس کیا گیا باقاعدہ یہ بھی ایسا محسوس کیا کہ حضور جب سفر پر ہوتے بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ آقا علیہ السلام سفر پر ہیں اور اونٹنی پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اسی حالت میں وحی اترنا شروع ہوئی وہ اونٹ چلنا روک گیا یہاں تک کہ اس کو بیٹھنا پڑھ گیا اتنا وزن بڑھ گیا حضور کا کہ اس اونٹ نے بیٹھ کر اس کا اظہار کیا مجھ سے اب چلا نہیں جارہا **قَوْلاً ثَقِيلاً** سے مراد قرآن کا بھاری ہونا اور قرآن کے علوم کا وزنی ہونا مراد ہے ایک تو یہ میں نے عرض کر دیا جو اس کی حالت تھی۔

ایک اور بھی بات ہے اس میں **قرآن پاک کو جب حضور علیہ السلام غار حرا میں جب آپ تھے اس وقت خلوت میں جب آپ اللہ کی معرفتوں کو ڈھونڈ رہے تھے** تو حالات اور تھے حالات اور تھے اس وقت ابھی قرآن اتر رہا تھا ابھی معاملات اور تھے آپ کو زیادہ اتنی مشقت نہیں تھی لیکن جب قرآن اتر آیا پھر اس کے بعد حضور علیہ السلام کی مشقت میں اضافہ ہو گیا اور پھر آپ کو اس کو آگے پھیلانے کی بھی ڈیوٹی مل گئی ابھی ہم سورۃ المزمل پڑھ رہے ہیں سورۃ المدثر میں واضح حکم ہے۔۔۔۔کھڑا ہو جا لوگوں کو ڈرا لوگوں کو بتا کم کھڑے ہو جائیں لوگوں کو ڈرائیں گھر نہ بیٹھیں اب ڈیوٹی ہے آپ کی تو لحاظہ جو شروعات کی لذتیں تھی جو شروعات کے مزے تھے اور جو اللہ کی معرفت کا سکون مل رہا تھا وہ سب ختم ہو گیا ایک ڈیوٹی جب مل گئی وہ ایک ڈیوٹی جو ہے وہ انسان کے آرام و آسائش کو ختم کر دیتی ہے اس لیے بھی اس کو بھاری کلام کہا گیا ہے جب یہ آپ کو مل جائے گا نہ تو آپ کی زندگی سے پھر چین اور آرام ختم ہو جائے گا پھر آپ اس کو آگے پھیلائیں گے پھر آپ اس کو لوگوں تک پہنچائیں گے اور اللہ نے اس آیت کو جس بلندی تک پہنچا دیا ہے نہ سوچ کا زاویہ اتنا بڑا کر دیا اس آیت میں کہ حد ہے قرآن کے عالم کے لیے یہ پھر چھوٹا کلام نہیں ہے پھر وہ اس کو ہلائے گا پھر وہ **اس پر محنت کرے گا اپنی راتوں کی نیندیں اور اپنے دن کا آرام چھوڑے گا (اللہ اکبر)**

عبادتیں کرنا بڑا آسان ہے، بچوں وضو کیا جائے ٹھنڈے پانی سے فریش ہو کر بندہ بہترین قسم کا مصلہ بچائے نرم نرم پنکھا لگائے اور اعلیٰ قسم کا جو ہے اے سی بھی چلا لے نرم مسجد کے کارپٹ پر سجدے کرے جتنے مرضی کعبہ جائے مدینہ جائے جا کر وہاں سجدے مارے چکر لگائے جا کر آب زم زم جا کر پیئے بہت آسان ہے یہ its quite easy بہت آسان ہے یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے بہت بڑی بات نہیں

پوچھ اوناں نوں جینا پیتی اے   فیر اوناں نال کی بیتی اے

جب قرآن کی ڈیوٹی لگ جاتی ہے تو پھر یہ مصلوں پر یہ آرام ختم ہو جاتے ہیں پھر انسان کی زندگی جو ہے ایک نئے رنگ میں ڈھلتی ہے پھر جو ہے گوٹ گوٹ پیتیاں تے رب نال گلاں کیتیاں یہ نہیں ہوتا ان کی زندگی میں وہ محنتی لوگ ہوتے ہیں ان کے چہرے بھی نظر آتے ہیں محنتی ان کے جسم بھی محنتی نظر آتے ہیں ان کے انداز بھی محنت والے ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی کو ایک الگ رنگ میں ہی گزارتے ہیں کیونکہ ان کے اوپر قرآن کی ذمے داری ہوتی ہے وہ اس کو پھیلاتے ہیں وہ قرآن کو پھیلانے میں لگے ہوتے ہیں وہ قرآن کے لیے محنت کررہے ہوتے ہیں یہ بیٹھے رہنا ماتھے پر موٹے موٹے مہراب بنالینا یہ بہت آسان کام ہے آپ دو چار سال زرہ دبا کر سجدے کریں جتنغ مرضی مہراب بنالیں کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ بہت بڑی آیت اللہ نے اتاری کہا ہے نبی تیار ہو جاؤ **اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلاً ثَقِیْلاً** ہم نے تمہارے اوپر بہت بڑا کلام اتارنا ہے ذہنی تربیت بھی اللہ نے کی ہے حضور کی اور اس کے بعد آنے والے تمام مبلغین کی قیامت تک آنے والے مبلغین کی تربیت کی جارہی ہے کہ ابھی تو جناب آغاز ہوا ہے آپ نے آج تک کیا ہی کیا ہے اللہ کے لیے کیا آپ نے اللہ کے لیے کیا ہے کچھ آج تک ابھی تو ہم نے شروع کیا ہے تم ڈر کے بھاگ بھی گئے ہو بس اتنا سا تھا بس ابھی تو بڑا اسکیل کلام اترنے والا ہے (اللہ)

بڑی خوبصورت آیت ہے جس کو جس کو جتنا ہی کھولا جائے اتنا ہی اس میں مزہ اس میں لذت آتی ہے اور بھی بڑے زاویے ہیں جو میں نے ابھی آپ کے ذہن پر چھوڑ دیئے ہیں اللہ نے یہ واضح کردیا کہ تیار ہو جائیں آپ کے لیے آگے آنے والی ڈیوٹی بہت بڑی ہے۔

اب جو کم ظرف ہوتے ہیں وہ پہلی سٹیج پر ہی رہ جاتے ہیں وہ ذکر اذکار میں ہی رہتے ہیں اور ان کو بڑا مزہ آتا ہے ذکر کرنے میں اور وہ بڑا خوش ہوتے ہیں اچھی خواب دیکھ کر اچھے ذکر کر کے چار آنسو بہتے ہیں تو لگتا ہے میں ولی اللہ کا بھی باپ بن گیا ہوں اور یوں لگتا ہے کہ میری تو بڑی ہستی ہے جی اور چند محفلیں کر کے وہ سمجھتے ہیں جی ہم تو ولی ابن علی بن گئے یہ کچھ بھی نہیں ہے یہ تو آغاز بھی نہیں ہے اللہ کے راستے کا اللہ کے راستے کا آغاز یہ نہیں ہے یہ تو بس ایک ٹریلر ہے اچھا جی تمہیں آنسو آتے ہیں تمہارے معاملات اچھے ہو گئے ہیں ذکر اذکار تمہارا اچھا ہو گیا ہے بہت اچھی بات ہے اب آگے چلو وہ جو کم ظرف ہے وہ خوابوں پر ہی بیٹھا رہتا ہے اسی کو دیکھتا رہتا ہے اسی کو ذکر کرتا رہتا ہے اسی پر باتیں کرتا رہتا ہے یعنی اگر اس کو پوچھا جائے **ایک بندہ دیکھاؤ جو زندگی میں تمہاری وجہ سے نیک ہوا ہو نمازی ہوا ہو نہیں نہیں میں خود تہجد پڑھتا ہوں کوئی ایک بندہ دیکھاؤ جو تمہاری وجہ سے ذاکر ہو گیا ہو اللہ کا ذکر اس نے شروع کردیا ہو کوئی ایک بندہ دیکھاؤ جس کو تم نے اللہ اور رسول ﷺ کا عاشق بنایا ہو تیری وجہ سے وہ دین پر چلا ہو نہیں جی یہ نہیں ہے** تو میں واضح کردوں یہ شیطان کے بہت بڑے ہاتھ کنڈے ہیں ان چیزوں میں نہیں جانا آپ نے کیونکہ یہ آیت صاف بتارہی ہے کہ حضور اے میرے نبی ابھی کچھ بھی نہیں کیا ابھی آگے آنے والا وقت بہت بڑا ہے **قَوْلاً ثَقِیْلاً** بڑا وزنی وقت آنے والا ہے تو وہ جناب زندگی کے چار سجدے دے کر چار دعائیں اگر اس کی قبول ہو گئی ہیں اور وہ اسی میں لگا رہتا ہے اگلی زندگی اور معاملات جو بزرگوں کے ہوتے ہیں اس کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔

مردوں کا تو خیر معاملہ بڑا ہی سادہ سا ہے کیونکہ ان کو تربیت اور انداز سے کی جاتی ہے خواتین کا معاملہ تو شروع ہی شادی کے بعد ہوتا ہے شادی کے بعد جو آپ کی زندگی ہے اصل وہ آپ کے لیے **قَوْلاً ثَقِیْلاً** ہے وزنی زندگی شادی کے بعد اگر آپ کی زندگی میں دین کے معاملات چلتے رہے اور اسی طرح اپنا معاملہ بہتر رکھا تو چلتا رہے گا نہیں تو نمازیں چار پڑھیں اور آرام سے پنکھا لگا کر سوئے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے اعلیٰ درجوں کیساتھ بس یہ جو تینتیس نمبر ہیں لے لیے آپ نے ٹھیک ہے نماز پڑھیں آپ تسلی سے آپ اپنا کام کریں اپنا آپ کو کیا لگے لوگ کیا کررہے ہیں میں نے کس طرح دین پھیلانا ہے قرآن کی ڈیوٹی اٹھنی ہے آپ کو کیا ضرورت ہے اس کی آپ آرام کریں جس طرح کروڑوں عربوں خواتین کررہی ہیں گھروں میں تم بھی کرو کیا تم نے کوئی نیا تیر مارنا ہے **شادی کے بعد جو نہ اصل زندگی دین کا رنگ لے کر آتی ہے پھر پتہ چلتا ہے کون کتنا وزن اٹھا سکتا ہے اس سے پہلے قطعاً کسی کی بھی گرینٹی نہیں ہے سوال ہی نہیں اٹھتا کیونکہ آپ جو استعمال کررہی ہیں وہ شیخ کا دیا ہوا ہے شیخ کی دعائیں ہیں انہوں نے آپ کو کھنچا ہوا ہے اور آپ چل رہے ہیں لیکن جیسے ہی شادی ہوتی ہے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ شیخ آپ کی لائف میں بولے کبھی بھی نہیں کرے گا کیونکہ** وہ سمجھتا ہے اس بات کو کہ اب معاملات اور ہیں بچی نئے گھر چلی گئی ہے اس وقت جو آپ کے سینے میں محبت رسول ہے نہ اور محبت دین ہے بس وہ کام آئے گی اور اگر وہ ہے تو آپ اس **قَوْلاً ثَقِیْلاً** کو اٹھائیں گی اور اگر نہیں ہے تو پھر اس کے بعد زندگی میں سے مٹ جائے گا نام پھر کبھی چھ ماہ بعد فون آئے گا حضرت صاحب کیا حال ہے سال بعد فون آئے گا ختم ہو جائے گا اس کا وہ لنک ٹوٹ جائے گا کوئی یہ نہ سوچے کہ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے یہ فضول بات ہے اللہ نے قرآن میں بڑا واضح کہا کہ ہم نے مرد اور عورت دونوں کو برابر حصہ دیا ہے برابر موقعے دیئے ہیں کوئی یہ نہ سوچے

کہ دیکھیں جی میں کیا کرسکتی ہوں فلاں ہوگیا فلاں ہوگیا نہیں آپ جس بھی ماحول میں ہیں۔

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے

جس بھی ماحول میں ہیں آپ یہ تو نہیں نہ کہ آپ کو آگے آئیڈیل لوگ ملیں آپ اس انتظار میں ہوں کہ وہ بھی سارے فاروقی ہوں وہ بھی سارے قادری ہوں تو پھر تو میں خودی کام کروں ہئ یہ نہیں ہے کام آپ جس بھی ماحول میں جائیں آپ نے خود اپنے آپ کو ڈھلنا ہوتا ہے۔اللہ نے تیار کر دیا اے نبی تیار ہو جاؤ آگے ابھی بہت روکاوٹیں ہیں حالانکہ آپ قریشی تھے قرآن اتار اجا رہا تھا مکے میں رہتے تھے چالیس سالوں سے بڑی عزت تھی آپ کی بڑی آپ کی ایک خاص Personslity تھی لیکن حضور نے کسی آئیڈیل ماحول کا انتظار نہیں کیا آپ نے خود ماحول بنایا ہے خود ماحول create کیا ہے دیکھیں جی حضرت صاحب میری کوئی سنتا نہیں ہے کوئی بات نہیں مانتا ہئ مانی نہیں کسی نے بھی تمہاری بات کہ تم نے اپنے ماحول کو خود بنانا ہوتا ہے اس کے لیے سوچنا ہوتا ہے ذہن لڑانا ہوتا ہے چالاکی ہوشیاری سمجھداری کو ملا کر اس کو چلانا ہوتا ہے یہ بہت بڑا اصول ہے جو اللہ نے اس میں دیا۔

اگلی آیت میں اس سے بھی خوبصورت بات اللہ کرنے لگا ہے اب آپ کو اس کی سمجھ آئے گی جو اللہ نے پچھلی آیت میں کہا

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلاً

بلا شبہ رات کا قیام نفس کو سختی س روند دیتا ہے اور بات کو درست کر دیتا ہے (سبحان اللہ)

کہا اب تم ماحول بدلنا چاہ رہے ہو ظاہر ہے اب تمہیں لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑنا ہے میرا دین پھیلانا اتنا آسان کام تو نہیں ہے نہ میرے دین کو آگے پھیلانا اتنا آسان کام تو نہیں ہے اس کے لیے بہت کچھ سہنا پڑتا ہے وہ سب کچھ ہونے لگا ہے تمہارے ساتھ اب تم نے کیا کرنا ہے اے نبی رات کا قیام نفس کو سختی سے روند دیتا ہے اللہ اشارہ دے رہا ہے کہ راتوں کی عبادت کو نہ چھوڑنا (سبحان اللہ) راتوں کی عبادت کو ترک نہ کرنا راتوں کے سجدوں کو نہ چھوڑ دینا اگر تم چاہتے ہو کہ دن میں تمہاری قوت نظر آئے تو وہ قوت رات کے سجدوں سے آئے گی رات کے سجدوں سے وہ قوت تمہیں مل جائے گی جو تمہیں دن میں لوگوں کیساتھ استعمال کرنی ہے تمہاری باتوں میں اثر آئے گا بات کو درست کر دیتا ہے (سبحان اللہ)

اللہ فرما رہا ہے کہ راتوں کا قیام بات کو درست کر دیتا ہے اب جب بھی تم بات کرو گے کسی کیساتھ گفتگو کرو گے کسی کو لاؤ گے کسی کو دین پر لانے کی کوشش کرو گے تو یہ رات کے سجدوں کا نور تمہاری باتوں میں ہوگا اس سے وہ نیکی کی طرف ضرور پلٹ آئے گا درست ہوئے گی تیری بات یہ بہت بڑی اللہ نے ترغیب دے دی ہے مبلغین کو اگر تو چاہتا ہے کہ یرے اندر نور پیدا ہو تاثیر پیدا ہو تو راتوں کے قیام کی عادت بناؤ۔

کل بھی یہ بات واضح کر دی تھی بڑا لمبا اس پر کلام کیا تھا یہ بہت ضروری عمل ہے اس پر کرنا چاہیے نہ یہ ہے کہ رات جگا جائے اور نہ ی ہے کہ گھر والوں کو چھوڑ دیا جائے وقت کو صرف اللہ کے لیے رات کو نہ یہ مقصود ہے لیکن راتوں کے سجدے سے مراد یہ ہے کہ تہجد کا عادی بنا جائے راتوں کی عبادت کو شب بیداری میں ڈال دیا جائے مستقل ایسا کرنا منع ہے کیونکہ ہمارے جسم کا بھی ہم پر حق ہے ہمارے گھ کا ہم پر حق ہے ہمارے مہمانوں کا ہم پر حق ہے یہ سارے لوگ ہمارے ساتھ جڑے ہوئے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ بالکل شب بیداری چھوڑ دیں کبھی کبھی شب بیداری کریں اور اپنے آپ کو بیدار کر کے اس اعلیٰ نور لینے کی کوشش کریں (انشاء اللہ)

دیکھیں ایک بات کر دو جب آپ یہ کریں نہ راتوں کا قیام اور راتوں کی جو ذکر کی عادت ہے نہ شروع میں نفس بہت روکے گا اس سے نہیں ہوگا آپ ذکر کریں تھک جائیں گے آپ کو نیند آ جائے گی آپ کو لگے گا کہ نہیں یہ مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ نفس آپ کے خلاف ہوگا وہ نہیں کرنے دے گا لیکن اللہ کہہ رہا ہے نہیں تم کرتے جاؤ وہ روند دے گا اسے روند کہتے ہیں ختم کر دینا پھر کرو پھر کرو دس دن پندرہ دن بیس دن ہوں گے تو آہستہ آہستہ نفس جو ہے وہ پیچھے ہٹے گا اسے سمجھ آ جائے گی کہ یہ میرے لیے مشکل ہو گیا ہے یہ بندہ اب جان نہیں چھوڑ رہا وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو جائے گا اب وقت آئے گا کہ آپ کا کنٹرول نفس کے اوپر ہو جائے گا اور پھر آپ کو لذت آنا شروع ہو جائے گی اس عبادت میں پہلے بوریت ہوتی تھی درد ہوتی تھی تکلیف نیند سب کچھ آتا تھا اب کچھ نہیں اب مزہ آئے گا اس میں اور آپ تلاش کریں گے کب وہ دن پھر آئے اور میں دوبارہ شب بیداری کروں اور میں رات

کواس طرح جاگوں کیونکہ نفس جو ہے وہ اتنی جلدی زیر نہیں ہوتا اس کے کے لیے کچھ وقت لگتا ہے کچھ مہینے کچھ وقت لگتا ہے بلکہ میں بیٹھا تھا ساتھیوں کیساتھ انہوں نے بڑی اچھی بات کی کہنے لگے آپ کو ماشاءاللہ **یہ جوختم شریف کا جوتحفہ ملا ہے ظاہر ہے ان کا اپنا ایک analysis** ہے ہر ساتھی کا اور ظاہر ہے ان کے اپنے **اعلی معاملات** ہیں اونچے درجوں میں ہیں روحانیت کے وہ کہتے ہیں یہ جوملا ہے آپ زرہ کاؤنٹ کریں یہ کتنے سال کے بعد ہوا ہے 1999 میں میں نے بیعت کی تھی اور 2018 میں مجھے یہ وظیفہ ملا ہے یعنی جوختم شریف ہے وہ ملا ہے فرمانے لگے اس کا مطلب ہے فرمانے لگے اس کا مطاب انیس سال لگ گئے اٹھارہ یہ ہے ایک سال پچھلا لگالیں اگر آپ نہیں 1999 کے شروع میں میں نے بیعت کی تھی اس کا مطلب دوسال ہوگئے 1999 پورا اور 2000 پورا اس کا مطلب بیس سال ہوگئے تو فرمانے لگے دیکھیں بیس سال کے بعد جو ہے **حقیقت ملی بیس سال بعد حقیقت نصیب ہوئی کیونکہ ختم شریف کا ملنا حقیقت ہے** اور یہ خلافت سے بھی بہت آگے ہے خلافت تو بہت پیچھے رہ جاتی ہے کہی جا کر خلافت تو 2003 میں مل گئی تھی سترہ سال بعد سولہ سال بعد جا کر کہی اس کا مطلب کہ یہ سولہ سال زیر ہوتا رہا ایسے ہی ہوا ہے سولہ سال نفس کے وہ معاملات وہ زیر کرتے کرتے اب وہ جا کر سٹیج آئی کہ بیس سال بعد وہ اگلی منزل ملی یعنی ایک منزل طے ہوگئی تو کہنے لگے دیکھو لوگوں نے اس کو ایک چاولوں والی کھیر سمجھا ہوا ہے طریقت کو آرام سے کھائی تھوڑا سا ذکر کیا ہلکا پلکا توڑے سے وظائف پڑھ لیے نہ کبھی جسم کو درد دی نہ **کبھی روح کو تکلیف دی نہ کوئی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نکلنے کا معاملہ بنایا تو نفس جناب ایسے نہیں زیر ہوتا** مجھے کہنے لگے جی بیس سال لے ہیں آپ کو آپ ہمارے سامنے مثال ہیں اے نبی اب زرہ معاملہ سخت ہوجائے گا کیونکہ اب تجھ پر قرآن اترنے لگا ہے کیونکہ تیرا نفس نہ تیرے سامنے کھڑا ہوجائے تو راتوں کو قیام شروع کردے **تو راتوں کو قیام شروع کردے اس سے تیرا نفس زیر** حلانکہ اللہ کا رسوا ان سب چیزوں سے پہلے ہی پاک تھا اللہ کہہ رہا ہے اے نبی ترا معاملہ اب زرہ سخت ہوجائے گا کیونکہ اب تجھ پر قرآن اترنے لگا ہے اب تیرا نفس نہ تیرے سامنے کھڑا ہوجائے کہ تو راتوں کو قیام شروع کردے اس سے تیرا نفس جو ہے **حالانکہ اللہ کا رسول ان تمام چیزوں سے پہلے ہی پاک تھا اب کا نفس پہلے ہی مسلمان تھا** اور جب حضور نے نفس کی بات کی تو صحابہ نے پوچھا کہ کیا حضور آپ کیساتھ بھی نفس ہے وہ بھی آپ کو نیکیوں سے روکتا ہے اور ہمارے ساتھ تو ہے نہ نفس چلو جو ہمیں نیکیوں سے روکتا ہے ہمارے اندر نفس ہے تو آپ کے ساتھ بھی کہا ہاں ہاں میرے ساتھ بھی ہے جو میرے نور سے مسلمان ہوگیا ہے میرا نور اتنا ہے کہ وہ آیا ہے میرے اندر لیکن اس نے مسلمانی قبول کرلی وہ میرے ساتھ ہی ہے وہ مجھے روکتا نہیں ہے تو حضو کے نفس کو کیا ہونا تھا یہ اصل یمس ہم غریبوں کے لیے راستہ دیا ہے لیکن بنیاد چونکہ حضور کو بنانا تھا نہ کہ آپ اپنے آپ کو ٹھیک کریں مزید اور راتوں کو قیام شروع کردیں نفس کو روندنے کے لیے رات کی عبادت جو ہے وہ بڑی مشکل ہوتی ہے۔

حضرت صاحب قبلہ ہمیں راتوں کو جگایا کرتے تھے خاص طور پر اعتکاف کی راتیں بڑی خاص ہوتی تھی یہی آپ کیساتھ ہماری شب بیداریاں ہوتی تھی وہ صرف اعتکاف کی راتوں میں ہوتی باقی آپ کیساتھ ویسے ہی وقت اتنا گزر جاتا تھا کہ شب داری میں ہوجاتی تھی رات دو بجے تک ایک بجے تک ان کیساتھ وقت شب بیداری کبھی کبھی فجر ان کے ساتھ ہی ہوجاتی وہ الگ اعاملہ تھا وہ الگ چیز تھی لیکن جو آپ کے ساتھ ہمیں شب بیداریاں جو ملی ہیں وہ بہت بڑی برکتوں والیاں تھی اور انہی کی برکت ہے جو آج تک ہم چل رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں اللہ سہی فرمارہا ہے

اِنَّ لَکَ فِي النَّهَارِ سَبْحاً طَوِيْلاً

دن میں آپ بڑے مصروف ہوتے یقیناً آپ کو دن میں بڑی مصروفیتیں ہیں نماز پڑھانی ہے صحابہ آرہے ہیں ان کو قرآن بتانا ہے کوئی ملنے کے لیے آرہا ہے کوئی آکر آپ سے وظیفے پوچھ رہا ہے کوئی اپنی مشکل بتارہا ہے بڑے مصروف ہوتے ہیں گھر بھی ہیں میاں بیوی بچے حسن اور حسین کتنے مصروف تھے آپ کتنے لوگ اکیلی جان ہیں آپ اور ہر بندہ آپ سے آکر ملتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ میں نبی کی زیارت کروں ان کے قریب بیٹھوں ملوں کتنا آپ مصروفیت میں دن گزارتے ہیں مجھے اس کا پورا اندازہ ہے حضور کی مصروفیات کا بھی اندازہ ہے **اِنَّ لَکَ فِي النَّهَارِ سَبْحاً طَوِيْلاً**

آپکو بڑی مصروفیات ہیں دن میں ہمیں احساس ہے دن میں آپ یہ کام نہیں کرسکے گئے آپ رات کو استعمال کریں دن میں لمبا قیام نہیں ہوگا دن میں لمبی تلاوت نہیں کرپائے گئے دن میں لمبی ریاضت سجدے نہیں ہوں گے لوگ آتے رہتے ہیں پتہ چلا یہ ثابت ہوا کہ دن کی عبادت رات کی عبادت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اصل عبادت رات کی ہے اللہ فرمارہا ہے دن کو نہیں بئ دن کو اپنے کام کرو رزق کماؤ اپنی روٹی کماؤ بچوں کو خوش رکھو اپنی بیوی کیساتھ وقت گزارو شوہر کیساتھ وقت گزارو یہ دن میں میں نیں پسند کرتا کہ مصلے پر بیٹھے رہو۔

خبردار یہ نہیں کرنا آپ نے یہ طریقہ نہیں ہے نہ میرے نبی کی امت میں اللہ نے اس کو آنے ہی نہیں دیا حضور کی احادیثوں پر بھی اس کو گواہ بنایا گیا۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا

اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں ہے کوئی رہبان نہ بنے رہبان مطلب گھر کو چھوڑ کر جنگل میں چلا جائے چھت پر چلا جائے اور چھ مہینے چھلے پر چلا جائے پیچھے گھر چھوڑ چھاڑ کر نکل گئے نہ۔۔میرے اسلام میں کوئی رہبان نہ بنے میری امت میں کوئی رہبانیت نہیں ہے نہ ہم اس کو پسند کرتے ہیں تو یہ واضح اصول ہے بچوں کیساتھ گھر والوں کیساتھ وقت دیں ان کو یہ بہادری ہے کہ آپ نے گھر بھی چلانا ہے آپ نے دین بھی چلانا ہے آپ نے سارے کام کرنے ہیں یہ نہیں اس سے قلع قمع کر دیا بے وقوفوں کا ایسے جاہلوں کا جو امت محمدیہ میں ایسے عمل کرتے ہیں وہ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ بہت بڑے نیک لوگ ہیں لحاظہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے نہ گھر میں بیٹھنے کا نہ بیوی بچوں کا نہ مہمانوں سے ملنے کا ہمارے پاس کوئی اور آئے ہم جناب تسبیح پھیر رہے ہیں ان سب کو اللہ نے اس آیت سے رد کر دیا ہے کوئی ان کی وکت نہیں اللہ کے ہاں نماز کا وقت ہے پڑھو اذان ہو گئی ہے ظہر پڑھو مغرب پڑھو عشاء پڑھو وقت دو تھوڑا بہت قرآن پڑھ لو صبح رات کو پڑھ لو تسبیح تھوڑی سی پانچ سات منٹ پھیرنی ہے پھیر لو اس سے زیادہ منع ہے اپنے آپ کو بہتر کرو اپنے معاملات کو اچھا کرو پڑھائی کرو زیادہ علم لو ایجوکیشن ڈیکنولوجی بڑے بڑے کورس کرو آگے بڑھو محنت کرو یہ اللہ کی تعلیم ہے (سبحان اللہ)

اِنَّ لَکَ فِي النَّهَارِ سَبۡحاً طَوِيۡلاً

دن میں آپ مصروف ہوتے ہیں اللہ نے اشارہ دیا کہ **میرا نبی دن میں مصروف ہے تم بھی دن میں مصروف ہو جاؤ اشارہ دیا نہ قرآن اشارے ہے** تم بھی مصروف رہو بس اپنے کام کرو ہاں وقت نماز ہے آ جاؤ وقت ذکر ہے آ جاؤ آپ دیکھیں ہمارے جو وظائف ہیں نقشبندیوں کے وہ بھی کچھ ایسے ہی نہیں ہیں بولو کہ سارا دن میں آپ سے صرف اتنا کہا گیا ہے کہ **فرض نماز کے بعد 11 ضربیں تمہاری مہربانی ہے لگا لو ان 11 ضربوں میں وقت کتنا لگتا ہے 11 سیکنڈ بھی نہیں** لگتے پانچ نمازوں میں پچپن ضربیں ہیں اور پچپن ضربوں میں صرف ایک منٹ لگتا ہے جو ہماری طرف سے آپ پر طریقت پر فرض ہیں اس کے اوپر آپ ضربیں لگائیں آپ کی مہربانی ہے آپ جتنی مرضی ضربیں لگائیں لیکن ہماری requirement ضربیں 11 ہیں اور ایک تسبیح استغفار کی ہے جو دن میں ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ ایک تسبیح استغفار کی پڑھ لیں وہ صبح فجر سے لے کر مغرب تک آپ کے پاس وقت ہے آپ کی مرضی ہے آپ جس وقت پڑھیں گے دو تین منٹ میں وہ پڑھی جاتی ہے تین منٹ اس پر لگتے ہیں ایک منٹ ذکر کا ہے چار منٹ چاہیے پورے دن میں اس سے زیادہ نہیں طالب کرتے ہاں زرہ رات کو کہا گیا ہے کہ رات کا وقت عبادت کا ہے تو تین تسبیاں پڑھو درود خضری کی تین تسبیاں کہا گیا رات کا وقت ہے مصروفیات ختم ہو گئی اب زرہ رات کو لمبا وظیفہ پڑھو عین وہی تعلیم جو قرآن کی ہے عین قرآن کی تعلیم کے مطابق نقشبنیوں کے وظائف ہیں اور اگر کوئی اس کو بھی نہیں کرتا تو کہے کا جناب پھر رونا ہے کہے کا تڑپنا ہے کا ہے کی پھر باتیں ہیں کا ہے کا پھر پریشان ہونا ہے آپ جناب اور پریشان ہوں گے ابھی کیونکہ آپ ایک چھوٹی سی requirement پوری نہیں کر رہے ہیں جو ضروری ہے اللہ نے اپنی نبی کو کہہ دیا **قَوۡلاً ثَقِيۡلاً** آنے والا ہے کھڑے ہو جاؤ رات کو اب قیام شروع کر دو **وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّکَ**

اپنے رب کے نام کا ذکر کرو **(سبحان الله)**

اے نبی یہ جو آپ رات کو قیام کریں گے ایک اور کام کریں میرے نام کی تسبیح کریں میرے نام کو بولیں آپ اللہ اللہ کریں میرے نام کا ذکر کریں اللہ اللہ کریں یہ اس کو کہا جا رہا ہے جس کا سر سے پاؤں تک ہر لحظہ ہی اللہ اللہ کرتا ہے اس کو بھی کہا جا رہا ہے کہ آپ ذکر کریں میرا میرے نام کا ذکر کریں۔

اس سے بھی پتہ چلا کہ جو اللہ کے نام کے ذکر کا فائدہ ہے وہ کسی صفت کے ذکر کا فائدہ نہیں ہو سکتا یا رحمٰن کہیں یا رحیم کہیں یا مالک کہیں یا قدوس کہیں الہ کہیں قدیر کہیں بڑے نام ہیں اللہ کے یہ صفاتی نام ہیں اللہ کہہ رہا ہے نہیں میرا جو اپنا نام ہے رب کا جو اپنا نام ہے اس کا ذکر کرو تو ہم نقشبندی کتنے خوش نصیب ہیں ہم قرآن کی اس آیت پر پہلے عمل نہیں کر رہے ہم بھی آپ سے یہ کہتے ہیں کہ آپ کہ آپ سانس کے اندر اللہ اللہ کریں آپ اللہ کے نام کا ذکر کریں رب کے نام کا ذکر کریں (اللہ) اس سے پتہ چلا کہ یہ جو ذکر ہے اس ذکر کا حکم خدا کے رسول کو بھی ہے کہ آپ نے بھی ذکر کرنا ہے اور واضح کہا کہ میرے نام کا بھی ذکر کرو کیسے کرو **وَتَبَتَّلۡ اِلَيۡهِ تَبۡتِيۡلاً** ور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو سب سے علیحدہ ہو کر اس کا ذکر کرو علیحدہ ہو جاؤ اکیلے بیٹھو ضرور آپ اپنے صحابہ کو بتائیں انھیں لیکن زرہ ہمارا ذکر علیحدہ بھی کریں نہ (سبحان اللہ)

سب سے کٹ کر اسی لیے میں آپ سے اکثر کہا کرتا ہوں اصل ذکر وہی ہے جو آپ نے گھر میں تنہائی میں کیا اکیلے ہو کر کیا دروازہ بند کر کے کیا کٹ کر کیا سب سے آپ قرآن پڑھ رہے ہیں قرآن کہہ رہا ہے کٹوں کٹ مطلب ماں باپ سے کٹ جاؤ دوست احباب سے کٹ جاؤ عزیزوں سے کٹ جاؤ فون سائٹ پر کر دو انٹرنیٹ بند کر دو ٹی وی بند کر دو کٹ جاؤ دنیا سے اللہ کہہ رہا ہے اب میرا ذکر شروع ہوا ہے اب میرا ذکر ہو گیا اب آیا مزہ ذکر کا کٹ جاؤ زرہ سب سے جو ایسے نہیں کرتے وہ کیا کرتے ہیں وہ چلتے پھرتے وظیفے پڑھ رہے ہوتے ہیں لوگوں میں بیٹھے ہیں وظیفے پڑھ رہے ہیں ٹی وی دیکھ رہے ہیں وظیفے پڑھ رہے ہیں تو اس طرح ظائف پڑھے جاتے ہیں نہیں یہ کٹ کر علیحدہ ہونا یہ ذکر کا ایک بہت بڑا اصول ہے اصلوب ہے کہ آپ ایسا کریں گے تو اس کی تاثیر اترے گی تو اللہ نے یہی فرمایا کہ سب سے کٹ کر علیحدہ ہو جاؤ زرہ اللہ جب آپ تنہائی میں جاتے ہیں تو پھر آپ کو آپ کی اصل شکل نظر آئے گی اصلیت میں سامنے آئے گی اکیلے لوگوں کے سامنے زرہ بندہ اور انداز میں ہوتا ہے بیٹھتا ہے اکیلے جب کرو یہی جو لفظ ہے **وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا** یہ لقب ھے حضر فاطمہ ؓ کا آپ کا لقب ہے بتول فاطمہ زہرہ بتول اللہ آپ کا لقب ہے تو بتول لفظ جو ہے وہ اس لیے آپ کیساتھ لگا ہے کیونکہ آپ عین قرآن کی اس آیت کے مطابق تھی **وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا** سے نکلا بتول کٹ کے سب سے کٹ کر ذکر کیا کرتی تھی اکیلی ہو کر ساری ساری رات سجدے میں اور دعائیں اور نمازیں آپ کا وتیرہ تھا اتنا آپ کا یہ طریقہ زیادہ ہو گیا کہ آپ کا نام ہی بتول پڑھ گیا سب سے کٹی ہوئی عورت بتول تو یہ اللہ نے حضور کو اصلوب سیکھایا ذکر کا اور ذکر کا طریقہ اس میں بڑے اہم انداز میں بیان کیا گیا۔ اس کے بعد اللہ نے فرمایا

وہ مالک ہے مشرق اور مغرب کا **رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَ كِيْلًا** اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے وہی تمہارا کارساز ہے ہم تمہارے کارساز ہیں ہم تمہارے سارے کام ٹھیک کر دیں گے اور آخر میں یوں کہا بڑی ہی اعلی آیت بڑی ہی خوبصورت آیت زرہ دھیان رکھیے گا موضوع یہاں سر سمٹ کر ختم ہونے والا ہے **وَاصْبِرْ عَلٰی مَايَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْ هُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا** ان کی دل اعزار باتوں پر صبر کیجیے صبر کیجیے جو وہ کہہ رہے ہیں اور بڑی خوبصورتی سے ان سے الگ ہو جایئے

اے نبی جب تم یہ کام شروع کرو گے راتوں کی عبادت بھی کر لی سارا کچھ ہو گیا تو تمہارا بڑا ابھی مذاق اڑانا ہے انہوں نے انہوں نے تمہاری ساتھ ابھی بڑی زیادتی کرنی ہیا نہوں نے تمہیں ابھی شاعر بھی کہنا ہے انہوں نے تمہیں جادوگر بھی کہنا ہے انہوں نے تمہیں کا ہن بھی کہنا ہے کہانیاں سنانے والا بہت کچھ کہے گے ہی تمہیں تیری شخصیت کے اوپر بہت سارے حملے ہونے ہیں اب آپ نے کیا کرنا ہے اے نبی **وَاصْبِر** اب آپ نے صبر کرنا ہے صبر کرنا ہے خاموش رہنا ہے **عَلٰی مَايَقُوْلُوْن** جو وہ کہتے ہیں کہنے دیں ان کو یہ اتنا بڑا قیمتی راز ہے نہ مبلغ کی تبلیغ کو پر اثر بنانے میں سب سے بڑا کردار اس کا صبر ہے سب سے بڑا کردار جلی کاٹی باتوں پر اور اپنی طبعیت کے خلاف باتوں پر جو اس کی طبعیت نہیں پسند کرتی ہے ان پر جب وہ چپ رہتا ہے تو اللہ تعالی اس کو پہاڑ جیسی عزت عطا فرماتا ہے بڑا کر دیتا ہے اسے چپ رہو خاموش ہو جاؤ چھوٹا ذہن جو ہے نہ اور چھوٹی سوچ جو ہے نہ اور نادان لوگ ایسے لوگ جن کو عقل چھو کے بھی نہیں گزری ہے وہ لوگ جو بلکل شعور سے پیدل ہوتے ہیں وہ فورا ریکیٹ کریں گے ہم چپ رہیں گے تو اگلے گزر جائے گے ہمارے اوپر سے یہ چھوٹا اور بالکل ایک نکما ذہن اور انتہائی جو پستی میں ہوتا ہے نہ فورا ریکیٹ کرے گا اس بات پر ہم چپ رہیں کیوں چپ رہیں ہم نہیں چپ رہ سکتے اور جو بڑے لوگ ہوتے ہیں (سبحان اللہ)

جو عظیم کردار کے مالک ہوتے ہیں جن کے اندر سمندروں جیسی گہرائی ہوتی ہے جن کے اندر بادلوں جیسی وسعت ہوتی ہے کہتے ہیں شے ہی کوئی نہیں جناب دس اور گالیاں دے دو آپ مجھے اور زرہ برا بھلا کہہ لیں مزید کہہ لیں قربان جائیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کسی جگہ درس دے رہے تھے ایک بندہ کھڑا ہو گیا اور وہ کہنے لگا جی مجھے آپ سے بڑی تکلیف ہے فلاں جگہ آپ نے غلط مسئلہ بیان کیا تھا آپ نے بہت بری بات کہی تھی بڑے منہوس ہیں آپ بہت برے ہیں آپ آپ جیسا کوئی بے علم نہیں ہو سکتا آپ جھوٹے ہیں لوگوں نے اس کو پکڑ کر بیٹھانے کی کوشش کی آپ نے کہا نہیں اس کو بولنے دو آپ نے اپنا درس جاری رکھا چہرے پر اسی طرح سکون ہے کوئی ریکیٹ نہیں کیا اور آپ نے بڑی تسلی سے درس دیا وہ بولتا گیا وہ بولتا گیا آپ نے دعا کر دیا آپ نے سلام لی اٹھ کر جانے لگے وہ شخص پیچھے چل پڑھا یار یہ کیا ہمارے لیے کہانیاں ہیں بزرگوں کی باتیں یہ صرف کیا

مزے کے لیے ہیں کہ آج بڑی اچھی گل سنی اے اس کے اندر دیکھوتو سہی بات کیا ہوئی ہے وہ پیچھے چل پڑا گالیاں دیتا دیتا لوگوں نے منع کیا وہ بڑا غصے میں تھا گھر تک چلا گیا آپ نے اس کونہیں روکا یہاں تک کہ جب وہ دروازے تک آ گیا حضرت امام اعظمؒ نے مسکراتے ہوئے چہرہ پھیر کرفرمایا بیٹے جو تمہارے دل میں اور بھی ہے وہ بھی کہہ لو پھر میں اندر چلا جاؤں گا یعنی اس کا خیال رکھا اس کا خیال رکھا کہ اس کو تکلیف نہ ہو تم یار بول لو پہلے نہ تو پھر میں نہ اندر چلا جاؤ گا اندر چلا گیا تو پھر کس کو کہے گا وہ شرمندہ ہو گیا فرمایا مجھے معاف کر دیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا آپ اتنے بڑے کردار کے مالک ہیں کتنے عظیم کردار اتنا بڑا لفظ اتنی بڑی نصاب کی حیثیت رکھتا ہے ایک مبلغ کے لیے ہر انسان کی زندگی کے لیے

وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَایَقُوۡلُوۡنَ جو تمہارے لیے لوگ کہتے ہیں چپ رہو اس پر اور **حضرت علیؓ نے تو حد کر دی**

میں کبھی بھی اس جملے کو نہیں بولتا ہمیشہ روزانہ دس بار یاد کرتا ہوں کتنا پیارا آپ کا جملہ ہے آپ نے فرمایا

اگر تمہیں لوگ برا کہیں اور تم غصے میں آ جاؤ تو تم واقعی برے ہو (دس بار اس کو روز دہرائیں) لوگ تمہیں برا کہیں اور تم غصے میں آ جاؤ تو تم واقعی برے ہو بئی غصے میں کیوں آئے تمہیں چھبی کیا اندر بات اس کا مطلب کچھ تھا اندر چھبا تمہیں وہ کڑوا لگا ہے کوئی بات تھی اندر تیرے نہ پکڑی گئی ہے تیری بات لحاظہ تو غصے میں آ گیا اگر توں ویسا نہیں جیسا لوگ کہہ رہے ہیں تو غصہ کس بات کا ہے تجھے بئی ایک بندہ تو نہیں ہے ویسا وہ کہہ رہا ہے تو جھوٹا ہے تجھے پتہ ہے الحمداللہ میں نے جھوٹ نہیں بولا ہے میں سچا ہوں تو پھر غصہ کس چیز کا ہے تمہیں مسکرانا چاہیے تمہیں اس کو آگے سے بات کرنی چاہیے بیٹا میں ایسا نہیں ہوں ٹھیک ہے توں کہہ لے لیکن مجھے پتہ ہے میں ایسا نہیں ہوں کوئی بات نہیں توں کہہ لے تیرے کہنے سے کیا مطلب۔

عزت وہی ہے جو اللہ دیتا ہے اور ذلت وہی ہے جو اللہ دیتا ہے تیرے کہنے سے میری عزت کیا بڑھ جائے گئی یا تیرے کہنے سے میری عزت کم ہو جائے گئی اگر میں یہ سوچ رہا ہوں تیری وجہ سے میری عزت کم یا زیادہ ہونی ہے تو میرے سے بڑا جاہل کوئی نہیں ہے اللہ عزت دیتا ہے اور اللہ ہی ذلیل کرتا ہے تو حضور کو بڑا اعلی اصول دیا گیا **وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَایَقُوۡلُوۡنَ** یہ جو کہہ رہے ہیں آپ چپ رہیں خبردار آپ نے منہ سے کوئی جملہ نکلا بہت بڑا اصول اور اس پر اگر کوئی عمل کر لے زندگی میں زندگی جنت کا لفظ چھوٹا ہے میں سچ کہتا ہوں جنت کا لفظ چھوٹا ہے اس سے بھی بڑا لفظ کہتا ہوں اس کی زندگی اللہ اس طرح کی بنا دے گا کہ وہ چپ ہو جائے خاموش ہو جائے ریکیٹ نہ کرے ابھی میں نے کہہ دیا ہے کہ جو چھوٹے ذہن ہیں وہ فورا کہتے ہیں لو دسو قرآن کیا کہہ رہا ہے ہم نہیں مانتے اسی تے بولاں گئے اسی تے اینٹ دا جواب پتھر نال دواں گئے وہ جائے کہاں بات کر کیا اس نے کیوں بات کی ہے اسی اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں فضول بات ہے وہ بے وقوف ہے مزید اپنی بے اذتی مزید اپنی ذلت کروائے گا فائدہ کوئی نہیں ہو گا اور اگر کوئی چپ ہو جائے خاموش ہو جائے تو اللہ اس کی عزت کا خود محافظ ہے اور ہم نے بڑے ایسے دیکھے خاموش ہو جانے والے دیکھے پھر ان کی عزتوں کو میں نے بلند ہوتے دیکھا یہ اصول نہیں ہے لوگوں کے پاس لوگ اس کو سمجھتے نہیں ہیں۔

آخری بات آپ کے ذہنوں پر چھوڑ دیا ہے

وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِيۡلًا

اگر آپ ان سے الگ ہونا چاہتے ہیں اگر آپ ان سے دور ہونا چاہتے ہیں جو آپ کے خلاف باتیں کرتے ہیں جو آپ کی بات نہیں مان رہے جو آپ کے خلاف ہیں سارے آپ دور ہونا چاہتے ہیں بڑی خوبصورتی سے دور ہوں الگ ہو جایئے بڑی خوبصورتی کیساتھ یہ نہیں کہ آج کے بعد نہ تو میرا بیٹا نہ میں تیرا باپ خبردار تو مر گیا میرے لیے یہ نہیں یہ طریقہ نہیں ہے الگ ہونے کا آج کے بعد مجھے اپنی شکل نہ دیکھنا یہ طریقہ نہیں ہے الگ ہونے کا آج کے بعد ہمارا آپس میں کوئی کلام نہیں ہے یہ طریقہ نہیں آپ الگ ہونا چاہتے ہیں ل ظاہر ہے وہ بندہ آپ کے مزاج کا نہیں ہے آپ کیساتھ اس نے ذیادتی کی ہے اب ظاہر ہے الگ ہونا بنتا ہے آپ کا الگ رہ کر اس سے دور ہی رہنا اچھا ہے تو حضور کو یہ فرمایا جا رہا ہے کہ اس طرح نہیں کرنا کہ آپ اس سے جینا مرنا ہی ختم کر دیں یہ نہیں کرنا آپ نے بڑی خوبصورتی سے الگ ہونا ہے کیسے۔

السلام وعلیکم

اللہ تمہیں ہدایت دے یہ کہہ کر نکل جاؤ پیار سے محبت سے مسکراتے ہوئے اور یہ بھی کہہ آنا ہے کہ میرے دروازے ہمیشہ کے لیے کھولیں ہیں وہ بیشک آگے سے بڑی بڑی موٹی

گالیاں دے رہا ہے آپ کہیں کوئی بات نہیں میرے دروازے پھر بھی کھولیں ہیں السلام وعلیکم خوبصورتی کیساتھ لیکن خدا کی قسم یہ ایسے اعلی اصول ہیں کہ ہمارے معاشرے میں اس کا ایک پرسینٹ بھی فلو نہیں کیا جاتا اور کہتے ہیں دیکھو جی نہ توں آج تو بعد میرا پتر اے نہ میں تیری ماں آں نہ تو بھائی ہے میرا نہ میں تیری بہن ہوں خبردار توں میرا کچھ بھی نہیں لگتا اس طرح سے نہیں ہے آپ اگر توڑنا ہی چاہتے ہیں بڑی خوبصورتی سے الگ ہو جائیں آپجہاں کہی ملیں سلام لے لیں بس ٹھیک ہے اتنا اصلوب تو ہے نہ حضور علیہ السلام کو دیکھیں ایک خاتوں کو طلاق بھی دی ہے آپ کی ذوجہ تھی انہوں نے آپ سے طلاق لے لی تھی تو حضور علیہ السام نے طلاق دی لحاظہ امت کے لیے سنت بھی تو بنانی تھی بولو حضورﷺ کا وہ طریقہ بھی سامنے آ گیا کہ طلاق کیسے دی جاتی ہے؟؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا ٹھیک ہے طلاق ضرور آپ لے لیں مجھ سے کوئی حرج نہیں ہے آپ کی مرضی ہے انہوں نے خود کہا کہ آپ مجھے فارغ کر دیں کہا ٹھیک ہے فرمایا اس طرح نہیں ہوگا پہلے مہینے ایک طلاق دی پھر جب اگلے مہینے جب وہ پاک ہوئی تو دوسری طلاق دی اور تیسرے مہینے جب پاک ہوئی تو تیسری طلاق دی تین ماہ میں آپ نے طلاق دی پھر جب وہ جانے لگی تو با قاعدہ دعوت ان کے لیے رکھی کھانا کھلایا گیا ایک اونٹ منگوایا گیا اس کے اوپر اس کے کپڑے لتھے کھانے پینے کا سامان بہت کچھ تحفے کھجوریں پھل وغیرہ وہ سب کچھ ان کے پاس رکھا گیا اور وہ حق مہر بھی پورا ادا کیا اور بڑے اہتمام سے صحابہ کو کہا گیا کہ ان کو گھر تک چھوڑ کے آئیں (سبحان اللہ) بئ الگ ہونا ہے تو خوبصورتی سے الگ ہوں نہ اچھے انداز سے جائیں محبت سے جائیں یہ کتنے پیارے اصول ہیں جو اللہ نے قرآن میں دیئے

اگر آپ دور ہونا چاہتے ہیں اپنی اس عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے الگ ہونا ہے آپ نے ان جاہلوں کی طرح الگ نہیں ہونا ہے کیا آج کے بعد جینا مرنا ختم ہے یہ طریقہ نہیں ہے اے نبی آپ اپنی عظمت کو دیکھیں اجر عظیم ہے لحاظہ آپ نے پانی اس خوبصورتی کو نہیں چھوڑنا پیار سے الگ ہوں محبت سے الگ ہوں کوئی بات نہیں جو نہیں مانتا نہ مانے آپ نے کبھی کسی سے بدتمیزی نہیں کی نہیں مانتا نہ مانیں بری زبان وہ نہیں ۔حضور علیہ السلام کا پہلے ہی روایہ ایسا نہ تھا لیکن للہ نے با قاعدہ ادب سیکھایا حضور کو (سبحان اللہ) پہلی دس آیتیں پڑھی ہیں اللہ سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین